32752 ـ ويڈيو كيسٹوں كى خريدو فروخت، ٹيلى ويژن اور ويڈيو پسند كرنا

سوال

كيا ويڈيو اور آڈيو كيسٹيں فروخت كرنا حرام ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب ويڈيو اور آڈيو كيسٹيں حرام اشياء سے خالى ہوں تو انہيں فروخت كرنا، سننا اور ديكھنا اور انكى خريدارى مباح ہے.

حرام سے مقصود يہ ہے كہ: وہ كيسٹيں فسق وفجور يا موسيقى يا پھر بازارى اور بے حياء عورتوں كى تصاوير پر مشتمل ہوں، اور اسى طرح اگر وہ كيسٹيں كفر وبدعت اور شرك پر مبنى ہوں تو حرام ہيں، ليكن جو ان كيسٹوں ميں پائے جانے والے كفر و شرك كے مواد كا رد كرنا چاہے اور وہ اس رد كا اہل بھى ہو تو اس كے جائز ہيں.

مستقل فتوى كيمٹى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

كيا گانوں كے كيسٹيں فروخت كرنا جائز ہيں، مثلا ام كلثوم اور فريد اطرش اور اس طرح كے دوسرے فنكاروں كى كيسٹيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

(يہ كيسٹيں فروخت كرنى حرام ہيں، كيونكہ اس ميں پائى جانى والى موسيقى اور گانے حرام ہيں اور ان كا سننا بھى حرام ہے، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے صحيح حديث ميں ثابت ہے كہ انہوں فرمايا:

" بلاشبہ جب اللہ تعالى نے كسى چيز كو حرام كيا تو اس كى قيمت بھى حرام كر دي ہے") انتہى .

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (13 / 48)

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے ان ويڈيو كيسٹوں كى تجارت كے بارہ ميں سوال كيا گيا جن ميں بے حياء قسم كى عورتيں ہوں، اور اس ميں پيار و محبت اور عشقيہ جنون كے قصص ہوں، اور كيا تاجر كا مال حرام ہے، اور اسے كيا كرنا چاہيے، اور ان كيسٹوں سے كس طرح چھٹكارا حاصل كيا جا سكتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

(ان کیسٹوں کو فروخت کرنا اور ان پر راضی ہونا، اس میں جو کچھ ہے اسے دیکھنا اور سننا حرام ہے، کیونکہ یہ فتنہ و فساد کی دعوت دیتی ہے، ان کیسٹوں کو ضائع کرنا اور انہیں دیکھنے والوں کو روکنا واجب اور ضروری ہے، تا کہ فساد اور خرابی کے مادہ کو ختم اور مسلمانوں کو فتنہ و فساد کے اسباب سے پاك کیا جاسکے)

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 369).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے گانے بجانے اور موسیقی اور بے ہودہ اور عشقیہ و محبت و غرام اور فحش کلام پر مشتمل اور فساد، اور دو جنسوں کے مابین اخلاق رذیلہ عام کرنے پر مشتمل کیسٹوں اور اس طرح کی کیسٹیں فروخت کرنے والوں کو دوکان اور جگہ وغیرہ کرایہ دینے کے متعلق سوال کیا گیا.

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگر تو یہ کیسٹیں موسیقی اور ہر قسم کے گانے بجانے پر مشتمل ہوں جو آپ نے ذکر کیا ہے اور فسق و فساد اور دونوں جنسوں کے مابین اخلاق رذیلہ اور عشق و محبت اور گری اور سوختہ کلام پر مشتمل ہوں تو کوئی بھی عقلمند شخص چہ جائیکہ مومن اور مسلمان جو اللہ تعالی کا ڈر رکھے اور اس کے اجروثواب کی امید رکھنے والا ہو، اس میں شك نہیں رکھتا کہ ان کیسٹوں کو سننا اور خریدنا حرام اور برائی ہے، کیونکہ یہ اخلاق اور معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں، اور امت کے عام اور خاص سب کو سزا اور عذاب کا مستحق قرار دینے کا باعث بنتی ہیں.

لہذا جس شخص کے پاس بھی ان کیسٹوں میں سے کچھ ہو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ و استغفار کرے، اور ان کیسٹوں میں جو کچھ ہے اسے صاف کر کے اس میں کوئی اور فائدہ مند چیز تقریر وغیرہ ریکارڈ کر سکے.

اور ان کیسٹوں کی تجارت اور فروخت سے حاصل کردہ مال حرام ہے، یہ اس کے لیے حلال نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب اللہ تعالی نے کسی چیز کو حرام کیا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کردی "

اور رہا مسئلہ اس قسم کی کیسٹوں وغیرہ کے لیے دوکان اور مکان کرایہ پر دینا تو یہ بھی حلال نہیں بلکہ حرام ہے، اس سے حاصل کردہ کرایہ بھی حرام ہے، کیونکہ یہ برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے، اور اللہ تعالی نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

اور تم برائی اور گناہ اور ظلم و زیادتی مي ایك دوسرے کا تعاون مت کرو

اور ان کیسٹوں کی خریداری کرنے والوں کا گناہ خریدار پر ہے، اور یہ بعید نہیں کہ فروخت کرنے والا اور کرایہ پر دینے والا شخص بھی ان خریداروں کے گناہ سے کچھ نہ کچھ حاصل کرے اور خریدار کے گناہ میں کچھ بھی کمی نہ ہو. واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 370).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ:

اگر آپ ٹیلی ویزن اور ویڈیو پر کنٹرول کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور اسے صرف دینی اور علمی تقاریر و دروس اور قرآن مجید کی تلاوت اور تجارتی و سیاسی خبریں وغیرہ مباح امور دیکھیں اور سنیں تو پھر ٹیلی ویزن اور ویڈیو اپنے گھر میں رکھ سکتے ہیں.

اور اگر ایسا نہ کرسکیں اور آپ کا کنٹرول نہ ہو تو پھر گھر میں ویڈیو اور ٹی وی رکھنا جائز نہیں، کیونکہ ان کے خریداروں میں اکثریت ایسی ہے جو اسے کھیل تماشہ اور حرام کاموں میں استعمال کرتے ہیں، بلکہ جو کچھ آپ کے پاس ہے آپ اسے ضائع کردیں تا کہ شرو برائی سے چھٹکارا حاصل ہو اور اس میں آپ کو بھی اجروثواب حاصل ہو گا، لیکن اگر آپ کو کوئی ایسا شخص ملے جس کے بارہ میں ظن غالب یہ ہو کہ وہ انہیں مباح اور حلال اشیاء میں استعمال کرے گا تو یہ دونوں اشیاء ایسے شخص کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 46).

واللہ اعلم .